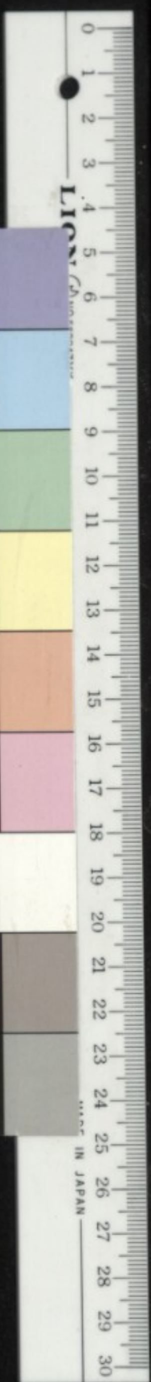
اخبار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر (۹) — مطبوعہ ۲۸ - فروری ۱۸۹۶ء بروز جمعہ — جلد (۲۴)



دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے .. .. .. عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک .. .. .. ع

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام ہر فی کاپی عہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجاویگی ۔۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجاویگی ۔۔

ایڈیٹوریل

مسیح دل میں اور گھر میں

میرے اور تمہارے دل مسیح کی سکونت کے لئے خاص گھر ہیں اگر وہ دل نہیں تو کس طرح وہ ہمارے ہاتھوں کی بنائی ہوئی عمارت میں رہنا پسند کریگا اور ہم کیونکر اُسے بغیر اپنی دلی اشتیاق کے یہہ کہہ سکیں گے کہ اے خداوند تو آج ہمارے ساتھ رہ۔ یوحنا بپتسما دینے والا یہودیہ کے بیابان میں منادی کرتا تھا کہ خدا کی بادشاہت نزدیک ہے تم خداوند کی راہ کو درست کرو اور اُس کے رستوں کو سیدھا بناؤ وہ وقت نزدیک آتا جاتا بلکہ قریب ہے کہ خداوند ہماری سرزمین میں وارد ہو کر ہمارے گھروں میں بودوباش کریگا کیونکہ ہم روزمرہ اُس سے یہی التجا کرتے ہیں کہ تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی برآوے اور جس کے جواب میں وہ یہہ فرماتا ہے کہ میں زمانے کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔ مریم کا دلی پیار انجیل میں مشہور ہے کہ جب وہ مسیح کی تلاش میں قبر پر کھڑی زار زار روتی تھی اور جب پیچھے پھر کر دیکھا تو یسوع کو اپنے پاس کھڑے ہوئے پایا اور پہچان لیا کہ وہ یسوع ہے پس اے پیارے ناظرینوں اُسکی پیاری آواز کو سنو کہ وہ کیا فرماتا ہے اور پیچھے پھر کر بغور نگاہ تو کرو کہ وہ کون ہے وہ میرا اور تمہارا یسوع ہے جو میرے اور تمہارے دل کے دروازے پر کھڑا ہو کر کھٹکھٹاتا اور کہتا ہے کھولو کہ میں اندر آؤں میں تمہارے ساتھ رہوں گا میں تمہارے گھر رہوں گا کاش کہ میرے اور تمہارے دل مسیح کے لئے بہشت ہوں جس میں وہ اپنی جلال و حشمت کے ساتھ ہمیشہ تک آرام کرے ۔۔

※

عجیب و غریب زندگی

یہہ تین عجیب خیال الٰہی روشنی کی کرنوں کے ذریعہ پولوس رسول پر باین مضمون ظاہر کئے گئے ۔۔

کہ یسوع مسیح گنہگاروں کے بچانے کے لئے دنیا میں آیا اول کہ وہ ہمارا عوض ہو کر آیا۔ دوئم وہ ہمارے لئے قربان ہوا۔ سوئم اُس نے ہمارے لئے نجات کمائی یسوع مسیح دنیا میں نہ صرف اس لئے آیا کہ وہ اُستاد ہو تعلیم دے یا نبی ہو کر معجزہ دکھاوے یا رسول ہو کر بشارت دے بلکہ اس لئے کہ وہ اپنے تئیں ہمارا عوضی ظاہر کرے اور ہماری مخالفت کا برداشت کرے اور ہمارے بدلے قربان ہو اور ہمارے ہی خطاؤں کے لئے مارا جاے اور اُس کی موت کے وسیلہ ہم ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہو جاویں۔ پس یہہ کلام اُن کے لئے جو اُس پر ایمان لاتے اور اُسکے حکموں پر چلتے ہیں تمام انجیل کا خلاصہ اور مسیحی مذہب کا عقیدہ ہے اسی ایمان کے وسیلہ تین ہزار آدمی ایک ہی دن میں یروشلم شہر میں

بقیہ

ترجمہ ٹرائیڈ بائی فائر

نمبر ۵

(۲) **ایمان کی بابت** - ہم میں سے کون ہے جو اکثر شاگردوں کے ساتھہ یہہ نہیں کہتا کہ خداوند ہمارا ایمان بڑھا۔ یہہ بات یقینی ہے کہ بڑھے ہوئے ایمان سے بڑھی ہوئی خوشی مراد ہے لیکن کیا ہم اُن وسیلوں کو جو ہماری پہنچ کے اندر ہیں اس بڑھے ہوئے ایمان کو حاصل کرنے کے لئے استعمال کرنے کو طیار ہیں ایمان کا بیج (germ) خدا کی پیدا کی ہوئی بخشش ہے مگر اس کی ترقی اور پرورش روح القدس کے فضل کے وسیلہ ہم پر منحصر ہے -

اس کی ترقی کی شرائط یہہ ہیں - اوّل دل اور زندگی سے تمام معلوم شدہ برائیوں اور متضاد باتوں کو نکال دینا - اکثر کمزور ایمان کی زیادتی کا سبب اس میں ہے کہ ممنوع اور قابل اعتراض باتوں کو جو روح کو دبالیتی یا اُس پر ظلم کرتی ہیں آنے دینے کی اجازت دینا - یہہ روح کے پروں کے لئے کلنیا یا اندرونی آنکھوں کے لئے پٹی ہے - دوئم خدا کے کلام کے بیانات اور وعدوں پر چپ چاپ غور کرنے کا وقت مقرر کرنا تاکہ وہ ابدی واقعات کی صورت پکڑ لیں سیوم - ہر ایک ایسے فرض کے ادا کرنے میں جس کو ہم جانتے ہیں ہمیشہ فرمانبرداری کرنا یہاں تک کہ جس وقت خدا کی مرضی ظاہر ہو گئی اُسی وقت وہ عمل کی صورت اختیار کرے خواہ کیسی ہی مشکلات اُس کے راستے میں وارد ہو جاویں جہاں یہہ قاعدے استعمال کئے جاتے ہیں وہاں ایمان بہت بڑھے گا اور اندیکھے نجات دہندہ کو " زندہ جلالی حقیقت " اُس روح کے لئے بنا دے گا جو ایسے ہاتھہ کی محتاج ہے جو کبھی دھوکھا نہیں دیتا اور ایسے دل کی جو کبھی حرکت کرنے سے نہیں رُکتا +

۳- نتیجہ خوشی ہوگا - کیا محبت میں خوشی نہیں ہے

جبکہ روک جنے برسوں سے محبت کو کھینچ رکھا تھا دور کردی گئی ہے - جبکہ اقرار کیا گیا ہے اور معافی مل گئی ہے جبکہ دل اُن تک پہنچتا ہے جبکہ محبت کی سونہری چابی نے نہایت قیمتی اور نہایت مقدس خزانوں کے تالوں کو کھولدیا ہے - یہہ جاننا کہ جب سے ہم مسیح کو پیار کرتے ہیں ہم بھی پیار کئے جاتے ہیں اور ہم ایک ایسی محبت سے پیار کئے جاتے ہیں جو کبھی ہم کو نہیں چھوڑے گی بلکہ زندگی موت اور ابدی زمانوں میں بھی ہم کو چپٹی رہیگی نہ اس لئے کہ ہم میں کوئی خوبی یا لیاقت ہے بلکہ اپنی پاک مرضی اور پسند کے سبب سے یہاں تک کہ ہماری کمزوریاں اور برائیاں بھی ہم کو مسیح کی محبت سے جدا نہ کرسکیں گی - فی الحقیقت ہمکو خوشی سے بھر جانا چاہے خواہ کیسی بڑی اور طرح طرح کی آزمائشیں ہی کیوں نہ ہوں جن کے بیچ میں سے گذرنے کے لئے ہم بُلائے گئے ہیں +

کیا ایمان میں خوشی نہیں - دیکھو کہ وہ قرض دار جو بہت مدت سے قیدخانہ میں ہے اور قرض میں ڈوبا ہوا ہے کیسی خوشی کے ساتھہ رہائی کے پروانہ کو لیتا ہے یا کوئی بدکار مجرم اپنی معافی کی خبر کو - یہہ خوشی اگرچہ اُس خوشی سے بہت کم درجہ کی ہے مگر تو بھی کسی قدر مشابہت رکھتی ہے جو مسیح کے روحوں میں آنے اور اُس کے وسیلے سے معافی حاصل کرنے سے پیدا ہوتی ہے - صرف یہی نہیں کہ ایماندار کی روح اُس قرضدار کی مانند ہے کہ جس نے رہائی حاصل کی ہے بلکہ نئی اور بڑی جایداد کے سبب سے دولتمند ہو گئی ہے اور مسیح کی بے بہا دولت کے سبب خدا کی مہربانی اور اُس کے فرزند ہونیکی حقدار ہو گئی ہے "

ایسی خوشی لا بیان ہے - ایماندار کی روح میں کبھی کبھی ایسی زوردار لہریں اُٹھتی ہیں کہ جب وہ بولنے تک کی جرات نہیں کرسکتا - الفاظ بے فائدہ اور خالی معلوم ہوتے ہیں لہریں کناروں سے باہر ہوجاتی ہیں اور اپنی بے بیان تعریف کے پانی کو خدا کے دل میں ڈالتی ہیں +

اور جلال سے بھری ہے - یہہ اُسی قسم کا ہے اگرچہ اُسی مقدار وزن کا نہیں جیسا کہ وہ جلال جو دوسری دنیا میں ہمارے لئے موجود ہے - دنیا پر بھی کبھی بہشت کے لمحہ آجاتے ہیں - ان زندگی کے دریا کے پانی کا مزہ - فرشتوں کے گیت کی آواز - زمین موعود کے انگورستان سے اسکل کے انگور - بہشت کے باغ سے پھول - کاشکہ بہشت کی راہ میں ہم زیادہ بہشت کے خواہاں ہوں - اُس دعا کو جو ٹھیک ہماری جانچوں کے مطابق ہے کہ ہم اُس کو جو آپ ہی بہشت کا بہشت ہے زیادہ ڈھونڈیں - بنگل صاحب کے موٹو کی مانند اپنا لیں " اور مسیح دل میں - بہشت دل میں - دل بہشت میں +

نمبر ۶

مسیح کے دُکھہ اور جلال

" اس نجات کی بابت نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنھوں نے اُس نعمت کی پیشین گوئی کی جو تم پر ظاہر ہونے کو تھی وے اُس تحقیق میں تھے کہ مسیح کی روح جو ان میں تھی جب مسیح کی بابت اُس کے دُکھوں کی اور بعد اُن کے اُس کے جلال کی آگے گواہی دیتی تھی کس زمانے یا کس طرح کے زمانے کا بیان کرتی تھی " (پطرس ۱/۱۰-۱۲)

اُس وقت سے جبکہ پطرس نے گتسمنی کے اندھیرے یا سردار کاہن کے دالان میں نوکروں کے چھوٹے جھنڈ میں ہو کر یا بھیڑ کے باہر دل شکستہ ناظرین کی طرح مسیح کے اُن دُکھوں کو جن کے اُٹھانے سے اُس نے اپنے مالک کو ہٹانے کے لئے بہت کوشش کی تھی بچشم خود دیکھا تھا اب تک

مراسلات

بقیہ

فرمان مسیح

مندرجہ متی ۵: ۳۸-۴۲ پر

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا محاکمہ

اور

پادری ٹھاکرداس کا فیصلہ

پھر یہہ بھی بالکل غلط ہے کہ انجیل میں صرف عفو پر زور دیا ہے۔ نہیں ہر قسم کے سلوک کے محل اور موقعہ بتلا دیئے (۱) ہماری وعظ مسیح خداوند اور بادشاہ کی روحانی بادشاہت یعنے کلیسیا کے باہمی برتاؤ کے قوانین شامل کرتی ہے جو متی ۵: ۶: ۷۔ ابواب میں مرقوم ہیں۔ اور مسیحی کلیسیا پر افسوس ہے اگر برداشت اور محبت سے گذر قصاص اور قتل وغیرہ کی اُس میں نوبتیں پہنچیں۔ جو باتیں منع ہیں اُن کو عمل میں نہیں لانا چاہئے۔ (۲) اِن میں مخالفوں اور دشمنوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کی دو خاص حالتیں بتلائی ہیں۔ ایک وہ جو ایمان مسیحی کی پیروی میں موت تک برداشت کرنے کی بابت ہے۔ متی ۵: ۱۰، ۱۱، ۱۲ مقابلہ ۱۶: ۲۴-۲۶۔ دوسری دشمنوں کے ساتھ عام سلوک کرنے کی بابت ہے متی ۵: ۴۳-۴۸۔ اس کے ساتھ دیکھو روم ۱۲: ۱۷-۲۱۔ اِنہی طریقوں سے ہر ایک انسان کے ساتھ ملے رہ سکتے ہیں (۳) عفو کا محل اور موقعہ یہہ بتلایا ہے کہ "خبردار رہو۔ اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے اُسے ڈانٹ اگر توبہ کرے اُسے معاف کر" لوقا ۱۷: ۳۔ اور بھی متی ۱۸: ۱۲ اور ۱۸: ۱۵-۱۷۔ (۴) خلق اللہ میں امن رکھنے اور شریر ظالموں کو اصلاح پذیر کرنے کی یہہ صورتیں بتلائی گئی ہیں۔ متی ۵: ۴۱-۳۸۔ اور رومی ۱۳: ۱-۴۔ پس انجیل میں ہر قسم کے سلوک کے لئے صاف صاف محل اور موقعہ بتلائے گئے ہیں۔

مرزا صاحب کی باقی عبارت کے جواب میں میں یہہ کہتا ہوں کہ آپ یہہ خیال کریں کہ نکما اور سراسر ہیچ حکم وہ ہوگا جو خود غرضی اور محض اپنی نفسانیت پر مبنی ہو۔ اور جو ہر قوم اور ہر زمانہ میں فساد اور دشمنی کے اجرا اور دوام کا موجب ہو۔ پس دیکھئے کہ اس صورت میں قرآن کا یہہ حکم مختص الزمان اور مختص القوم ہے کہ "اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنوں کو رفیق" "اللہ تو منع کرتا ہے تم کو اُن سے دوستی کرنے کو جو لڑے تم سے دین پر اور نکالا تمکو تمہارے گھروں سے اور میل باندھا تمہارے نکالنے پر۔ اور جو کوئی اُن سے دوستی کرے سو وہی لوگ ہیں گنہگار" سورہ الممتحنہ رکوع ۱ و ۲۔ اور یا انجیل کا یہہ عالمگیر حکم کہ "جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا تم بھی اُن کے ساتھ کرو" متی ۷: ۱۲۔ اور پھر دیکھو کہ خدا کے کام اور خدا کی کلام کا کامل مطابقہ قرآن نے کرایا ہے یا انجیل نے۔ قرآن کہتا ہے سورہ بقر رکوع ۲۴ "اور مار ڈالو اُن کو جس جگہہ پاؤ۔ اور نکالدو جہاں سے انھوں نے تمکو نکالا۔ پھر جس نے تم پر زیادتی کی تم اُس پر زیادتی کرو جیسے اُس نے زیادتی کی تم پر" میں نہیں دیکھتا کہ محمد صاحب نے کونسا محل عفو کے لئے چھوڑا ہے۔ اور انجیل کا فرمان یہہ ہے کہ متی ۵: ۴۴ و ۴۵ "میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں ان کا بھلا کرو۔ اور جو تمہیں دکھ دیں اور ستاویں اُن کے لئے دعا کرو۔ تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں پر اُگاتا ہے اور راستوں اور ناراستوں پر مینہہ برساتا ہے"

اور بھی دیکھو اعمال ۱۴: ۱۵-۱۷ * مرزا صاحب آپنے بے فائدہ تین صفحہ قرآن کی تعریف میں خراب کئے کیونکہ ایسی کتاب دنیا کے لائق نہیں ہے۔ اور مجھے کہنا پڑتا ہے کہ جس طرح قرآن چاہتا ہے دنیا آگے ہی ویسی ہے۔ اور بہتری کی صورت اور اُمید صرف انجیل مقدس سے ہے +

قولہ - خیر الدین صاحب کی یہہ غلطی ہے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ یسوع انجیلی تعلیم کا پابند تھا۔ اُنہیں سمجھنا چاہئے کہ اگر یسوع اُس کی تعلیم کا پابند ہوتا تو فقیہوں اور فریسیوں کو بدزبانی سے پیش نہ آتا۔ یسوع کے ہاتھ میں صرف زبان تھی سو خوب چلائی کسی کو حرام کار کسی کو سانپ کا بچہ کسی کو سست اعتقاد قرار دیا اگر کچھ اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتا ہم اُس کے حلم اور عفو کے بغیر امتحان کے کیونکر قائل ہو جائیں۔ کہاں یسوع کو یہہ موقع ملا کہ وہ یہودیوں کے سزا دینے پر قادر ہوتا اور پھر در گذر کرتا۔ ہاں یہہ اخلاق فاضلہ ہمارے سید و مولانا افضل الانبیا خیر الاصفیا محمد ...... میں ثابت ہیں کہ آپنے جب مکہ والوں پر فتح پائی جنہوں نے آنحضرت کو بہت ستایا تھا اور صدہا ناحق کے خون کئے تھے ان سب کو بخشدیا۔ اور کہا کہ جاؤ میں نے سب کو آزاد کر دیا +

اقول - مرزا صاحب کی یہہ آخری باتیں ہیں اور سب سے زیادہ کفر اور دروغ گوئی سے پُر ہیں۔ اس طور سے تو آپ سارے انبیا کو نالایق اور ناقابل کہہ سکتے ہو۔ اور لایق اور قابل شخص آپکی نظر میں یشوعہ۔ بخت نصر۔ سکندر اعظم۔ انی بال۔ اٹی اور ہیرودیس اعظم۔ محمد اور تیمور وغیرہ جچیں گے۔ جو اپنے زمانے میں خون ریزیاں کرتے رہے اور کبھی مارتے کبھی صبر کرتے رہے اگرچہ آپ کی تقریر نفرت کے لایق ہے تاہم صبر سے میں آپ پر سچائی کو روشن کرتا ہوں +

(۱) مسیح خداوند اپنی الہٰی رسالت کی وجہ سے حق رکھتا تھا کہ گناہگاروں اور شریر کاذبوں کو ملامت کرے اور اُن سے توبہ طلب کرے اُس کی رسالت میں یہہ بات مدنظر تھی کہ سچائی

برگواہی دیوے اور اُس کو ہر قسم کے آدمی کے سامنے پیش کرنے کے لئے اُس میں یہہ الہی وصف تھی کہ دلوں کا جانچنے والا تھا۔ اور جب اُس نے اپنا کام ہر اصول کی بناپر شروع کیا کہ مبارک وے جو پاکدل ہیں کیونکہ وے خدا کو دیکھینگے تو مسیح ہرطرح سے لوگوں میں یہہ صفائی طلب کرتا تھا۔ اور کسی حالت میں اور کسی شخص میں فریب اور ریاکاری پر ترس نہ کھاتا تھا۔ اور خواہ لوگ کیسے ہی چھپے بھیس میں اس کے پاس آویں وہ اُن کی خفیہ غرضوں کو جانتا اور وہ ابھی جواب دیتا اور وہ ابھی ملامت کرتا تھا۔ اپنے سامعین اور پیروؤں کو نہ کبھی دھوکھا دیتا اور نہ دھوکھا کھاتا تھا۔ اور نہ اُن کی خوشامد کرتا تھا۔ سچائی اور علم غیب اس کے ہتھیار تھے۔ شمعون پطرس کو اُس کی بیوفائی کی خبر دیتا اور ڈانٹتا ہے۔ یہودا اسقریوطی کو جتاتا ہے کہ تو مجھے پکڑوائیگا۔ ایک دینی پیشوا کو اُس کی ناقص نیت پر ملامت کرتا ہے۔ اور اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ وہ لوگ اس کے معجزوں کے سبب اُس کی تعریف کرتے تھے۔ (یوحنا ۳:

(۲) ایک دولتمند دیندار کا لالچی ہونا اُس پر ظاہر کرتا ہے۔ (متی ۱۹: ۲۱) فقیہوں اور فریسیوں کی غیرتمندی اور تعصب اور دینداری کا سچا اندازہ کر کے اُن کو اصل میں ریاکار قرار دیتا ہے۔ وہ جو اپنے آپ کو لوگوں میں نیکوکار جتاتے تھے اُنکو اُنکی چالاکی کے سبب سانپوں کے بچے کہتا ہے۔ غرضکہ مسیح خداوند خود سچائی تھا اور سچائی پر گواہی دینے کو آیا تھا اور جہاں کہیں اُس کو بطلان اور ریاکاری اور فریب معلوم ہوا اُس نے کسی کا لحاظ نہ کیا اور لوگوں کی مخالفت سے نہ ڈرا اور نہ پروا کی اور نہ خوشامد کی بلکہ ملامت کرتا اور سب سے سچائی ہر بات میں طلب کرتا اور خود سچائی کی کلام اور کام کرتا تھا۔ یہہ خلاق فاضل محمد صاحب میں کہاں تھے جو لوگوں کے ڈر یا خوشامد کے سبب لات اور عزا کی تعریف کردی تھی۔ بت پرستوں کی خاطر سنگ پرستی جاری کردی لوگوں کو نصیحت کرنے کی سلیم چال منسوخ کر کے شمشیر چال اختیار کی۔ یہودیوں سے دھوکھے کھاتے رہے۔ اسی طرح پریشان سے رہے کہ سچائی کس بات میں ہے۔ لاچاری کے وقت صبر کرتے رہے جب زور ہوا تو خوب بدلے لئے اور بھی نقصان سے بڑھکر۔

(۲)۔ اب سُنئے کہ مسیح خداوند کے اختیار میں کیا تھا اور پہلے یہہ بات ذہن نشین کرلو کہ اُس نے اپنی پاک خدمت اس طرح شروع کی تھی کہ "توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی"۔ اور کل عرصہ خدمت میں اُس آسمانی بادشاہت کی باتیں سکھلاتا رہا اور یہودیوں کی اس انتظاری اور شوق کی نہ پروا کی اور نہ حرص کی کہ مسیح دنیاوی بادشاہ ہو۔ (دیکھو یوحنا ۶: ۱۵) اور جب اپنی خدمت کا کام ختم کرنے پر تھا تو یوں فرمایا کہ "میری بادشاہت اس جہان کی نہیں اگر میری بادشاہت اس جہان کی ہوتی تو میرے نوکر لڑائی کرتے تاکہ میں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا پر میری بادشاہت یہاں کی نہیں ہے"۔ یوحنا ۱۸: ۳۶۔ اب دنیاوی بادشاہت سے ایسے صاف منع تعلق کے باوجود دیکھو اُس کو کیا اختیار تھا۔ وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا تھا اور زندوں کو مُردے کر سکتا تھا (متی ۹: ۲۳-۲۴ - اور یوحنا ۱۱: ۴)۔ پھر بنی اسرائیل کے لئے بیابان میں خدا نے آسمان سے من برسایا اور سیر کیا مسیح خداوند نے ویرانوں میں ہزارہا آدمیوں کی گروہوں کو اپنے کلام کی قدرت سے روٹی سے سیر کیا۔ شیاطین پر اُس کا اختیار ثابت تھا۔ ہوا اور سمندر اُس کا حکم مانتے تھے۔ بیماریاں اُس کی قدرت سے دور ہوتی تھیں۔ سوچنے کا مقام ہے کہ وہ جسکو جلانے اور آسودہ کرنے اور شفا دینے کی قدرت و اختیار تھا اگر چاہتا تو ایسے کاموں کے بجائے موت اور کال اور بیماری جاری نہیں کر سکتا تھا؟ بیشک کر سکتا تھا اور اپنے ستانے والوں کو بدلا دے سکتا تھا۔ مگر اُس نے ایسا نہ کیا بلکہ ہر حال میں برداشت کی۔ مگر اُس نے یہہ اختیار کیوں نہ جتایا؟ اس کا بڑا بھاری سبب تھا اور وہ یہہ ہے کہ "جب وے دن کہ جن میں وہ اوپر اُٹھایا جائے پورے ہونے پر تھے اُس نے یروشلم کو جانے پر اپنا رُخ کیا۔ اور اُس نے اپنے آگے پیغام دینے والے بھیجے وے جا کے سامریوں کی ایک بستی میں داخل ہوئے کہ اُس کے لئے تیاری کریں لیکن اُنہوں نے اُس کو قبول نہ کیا کیونکہ اُس کا منہہ یروشلم کی طرف جانے کو تھا۔ اُس کے شاگرد یعقوب اور یوحنا نے یہہ دیکھکے کہا کہ اے خداوند کیا تو چاہتا ہے کہ جیسا الیاس نے کیا ہم حکم کریں کہ آسمان سے آگ نازل ہووے اور اُنہیں جلاوے تب اُس نے پھر کے اُنہیں دھمکایا اور کہا تم نہیں جانتے کہ تم کیسی روح کے ہو۔ کیونکہ ابن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا۔ الخ" لوقا ۹: ۵۱-۵۶- اور بھی دیکھو متی ۲۶: ۵۲-۵۴ ✦

راقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس۔

از گوجرانوالہ

مَوْت

سر اُٹھاتے ہی ہوگئے پامال
سبزۂ نودمیدہ کی مانند

دنیا کی زندگی نقش بر آب ہے۔ جو دم ہے سو مثل حباب ہے۔ اس میں نہ بوڑھے کی اُمید نہ جوان کا سہارا ہے چھوٹا بڑا اس آخری دشمن سے ہارا ہے۔ آج ہیں اپنا گھر سنسان معلوم ہوتا ہے۔ دل کا عیش معدوم ہوتا ہے۔ موت اپنا کام کرتی ہے۔ خوشی کی صبح کو شام کرتی ہے۔ اپنے عزیز کی جان کندنی اپنی آنکھوں دیکھلی۔ جن کو معلوم نہیں ہے اُن کو اخبار کے وسیلہ خبر دی کہ بھائی فدا حسین عرف پچھا میں عنوان شباب

میں بعمر ۲۰ سال بعارضہ تپ ولرزہ خداوند یسوع المسیح میں سو گئے اور اب قیامت میں پھر اُٹھیں گے ہم نہ صرف شکر و صبر کرتے ہیں بلکہ دل میں چین اور اُمید کئے ہوئے بیٹھے ہیں اور یقین و ایمان سے گواہی دیتے ہیں کہ مرحوم نے فی الحقیقت اپنی جوانی کے دنوں میں اپنے خالق کو یاد کیا یکم فروری ۱۸۹۶ء کو تھوڑی نزلہ اور سخت بخار آیا اول ڈاکٹری علاج ہوا پادری ہنری فورمن صاحب نے بھائی کے آرام کے واسطے خاک چھان ڈالی بلکہ زمین کا گز بنکر دکھا دیا مگر خداوند کی مرضی یہہ تھی کہ اُسے اپنے آرام میں داخل کرے تب دسویں روز یونانی علاج شروع ہوا چھ روز تک دوا و دوش ہوئی کچھ افاقہ نظر نہ آیا آخرش ۱۵ فروری ۱۸۹۶ء بروز سنیچر بوقت ۵ بجے شام بھائی موصوف رہگرائے عالم جاودانی ہوئے۔ اُن کے ماں باپ اسی جنوری میں گذر چکے تھے ایک ماہ کے بعد آپ بھی دنیا سے سدھارے۔ مرض کی حالت میں خداوند مسیح کو بہت یاد کرتے رہے اور کہتے کہ اَو پیارے مسیح تیری تسلی خداوند مسیحا تیری تسلی بہت سے پیشتر ۳ یا چار روز ایک لمبی دعا مانگی جو مشنریوں اور مناّدوں اور کلیسیا کی ترقی کے بارہ میں تھی اور ایک گیت بھی گایا اور بار بار یہی کہتے کہ میں جاتا ہوں میں جاتا ہوں شاید لوگ پوچھیں گے کہ یہہ بھائی کون تھے تو جواب میں مختصر سوانح عمری پیش کرنا مفید ہوگی۔ ۱۸۸۹ء بماہ ستمبر بعمر ۱۳ سال داخل آرفنیج اسکول سہارنپور ہوئے جناب پادری اے پی کیلسو صاحب اور مسس کیلسو صاحبہ آپ کو بہت پیار کرتے تھے آخر ۶ برس کے بعد گذشتہ سال ۱۸۹۵ء بماہ مئی ایام رخصت ایک ۲ جون کے واسطے ہمنے اپنے پاس فرخ آباد میں بلا لیا ایک ماہ کے بعد واپس کر دیا مگر ایک ہفتہ بعد وہاں سے چلے آئے تب سے ہمارے پاس رہے ستمبر ۱۸۹۵ء میں بدست پادری ہنری فورمن صاحب اصطباغ پایا ۶ جنوری ۱۸۹۶ء کو بعہدہ کاپیوٹری ملازم ہوئے ۹ دن کام کیا بعدہ پندرہ روز کی بیماری کے بعد ہمیشہ کا آرام کیا پادری ڈاکٹر فورمن صاحب بھی مرحوم کو بہت چاہتے تھے یہہ خبر یقیناً چند صاحبان خصوصاً پادری گالر شاہ صاحب اسسٹنٹ اڈیٹر نورافشاں و پادری مسیح چرن صاحب تعیمی ناہن اور جناب کے بی سرکار صاحب ہیڈ ماسٹر مشن سکول سہارنپور اور ماسٹر سموایل جیوا صاحب اور اور آرفنیج سکول کے متعلقین کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچائیگی۔ تو بھی اَو نوجوانو فد حسین تمہارے لئے فرمانبرداری اور مسیحیت میں نمونہ چھوڑ گیا ہو۔ اب ہم کیا کہیں مناسب ہکہ چپ رہیں +

راقم

کیدارناتھ وغیرہ

از فرخ آباد

خرابِ دُنیا

خداوند کا رسول پولس گلتیوں کو خط لکھتے وقت ہمارے مضمون کے عنوان کے الفاظ لکھتا ہو۔ اور اگر ناظرین فرما سا بھی اِس پر غور کریں تو یہہ بات نہایت ہی سچ اور درست معلوم ہوگی اور کسی کو بھی اس میں کلام نہ ہوگا +

یہہ بات صریحاً ظاہر ہو کہ جس قدر کاریگر زیادہ دانا اور عقلمند ہوتا ہو اُسی قدر اس کی کاریگری بھی عمدہ اور مضبوط ہوتی ہو۔ اور صنعت اپنے صانع کی قدر اور عظمت ظاہر و آشکارا کرتی ہو۔ جتنی صنعات ہمارے دیکھنے میں آتی ہیں دو طرح کی ہیں اول قدرتی دویم بناوٹی۔ یہہ دنیا کہ جس پر ہم آباد ہیں ان دو قسم کی کاریگریوں سے آراستہ و پیراستہ معلوم ہوتی ہو پھر قدرتی کاریگری اور دو حصوں میں منقسم ہو اول وہ اشیا جو آسمانی ہیں۔ اور دویم وہ اشیا جو زمینی ہیں۔ قدرتی چیزوں کا خالق عظیم جلیل دانا اور عاقل خدا ہو۔ اور بناوٹی چیزوں کا بنانے والا یا یوں کہو کہ مرتب کرنے والا خاکی کوتاہ اندیش اور پُر از سہو و خطا آدمی ہو۔ بزرگ خالق نے حقیقتاً کوئی بُری چیز نہیں بنائی اور دنیا کو بھی اُس نے بُرا نہیں بنایا تھا بلکہ جسوقت کہ دنیا کو خلق کیا تھا تو خود فرمایا تھا کہ "بہت اچھا ہو" پر اب یہہ دنیا خراب نظر آتی ہو اور رسول بھی اُس کو اس نام سے پکارتا ہو اس کا کیا سبب ہو؟ اس کا جاننا نہایت ضرور ہو +

رسول جو دُنیا کو خراب کہتا ہو تو آسمانی چیزیں اس سے مستثنا نہیں۔ گویا کہ صرف زمین ہی مع اس کی چیزوں کے خراب ہو گئی ہو۔ اب جائے غور ہو کہ جب خدا نے اس دنیا کو بہت اچھا بنایا اور خود فرمایا کہ "بہت اچھا ہو" تو پھر کیونکر یہہ بگڑ کر خراب ہو گئی؟ اس کا ذکر کلام اللہ توریت میں صاف صاف کیا گیا ہو۔ اس کی پہلی خرابی کا سبب انسان کی پہلی حکم عدولی ہوئی۔ جس کے سبب سے فرمان الٰہی جاری ہوا کہ "زمین تیری سبب سے لعنتی ہوئی"۔ پیدایش ۳ باب ۱۷ +

اسی لئے تمام چیزوں پر لعنت کی سزا موت اور پریشانی آ یہ ہوئی ہو اور صدہا قسم کی تکلیفات اور مصیبتیں اس زمین پر آ پڑی ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ زمین پر گناہ کے سبب سے لعنت پڑ گئی اور وہ خراب ہو گئی۔ اور اس لئے اب یہہ دُنیا خراب ہو کیونکہ اس میں گناہ ہو اور جب گناہ ہو تو گناہ کے سبب سے خرابی اور ہلاکت ہو۔

اب ذرا خیال کرو کہ کیا کیا خرابی اس دُنیا میں ہو۔ اول اس میں نافرمانی کی خرابی ہو۔ اول گناہ نافرمانی تھا۔ اور یہہ یہاں تک فروغ پا گیا ہو کہ اب بعض انسان اپنے خالق کی ہستی سے بھی منکر ہو گئے ہیں اور اکثروں نے خدا کی اطاعت اور عبادت چھوڑ دی ہو اور اُس کی جگہہ اپنی مرضی کے مطابق اپنے لئے معبود بنا لئے اور ان کی پرستش بخوشی کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا نے اپنے بندوں کی معرفت اپنے احکام صادر فرمائے اور وقت بوقت اپنے قانون جتائے لیکن بنی انسان ان کے شنوا نہیں ہوئے کیونکہ دلوں میں نافرمانی اور سرکشی کا سمندر بہہ نکلا ہو جو بے تحاشہ خدا کی بغاوت اور مخالفت کا دم مارتا ہو۔ اور اپنی بے توفی

کی فیض اوجھال پھینکتا ہے۔ اور اس نافرمانی کا اثر انسان کے دل پر ایسا بُرا ہوا ہے کہ دل سرکشی سے نہایت سنگین اور سخت ہو گیا ہے۔ اور گناہ کی آلودگی سے نہایت نفرتی اور گھنونا ہو گیا ہے کہ صدہا ہزارہا قسم کے افعال بد کا مرتکب ہوتا ہے۔ اُس کے خیالات ہی گندے اور نجس ہو گئے ہیں اور اس لئے اُس کے تمام کام بُرے اور ناکارے ہیں۔ اگر کوئی صاحب عقل وفہم سچائی سے اپنے دلکا حال لکھے تو وہ ضرور اُس مضمون کا عنوان "میرا بُرا دل" رکھیگا۔ واعظ نے سچ کہا ہے کہ "بنی آدم کا دل بھی شرارت سے بھرا ہے اور جب تک وہ جیتے ہیں حماقت ان کے دل میں رہتی ہے اور بعد اس کے مردوں میں شامل ہوتے ہیں" واعظ ۹/۳

دویم کہ اس دنیا میں صحبت خراب ہے۔ بچپن ہی سے انسان بہت کچھ بلکہ سب کچھ صحبت ہی سے سیکھتا ہے۔ اور اس لئے کہ انسان گناہ کے سبب سے دل کی خرابی میں مُبتلا ہو گیا ہے اس کی صحبت بھی بگڑ گئی ہے اور بچے اس کی صحبت میں رہ کر بچپن ہی سے بد تاثیر پاتے ہیں اور خراب ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے لڑکوں کو دیکھو کہ بدصحبت کے اثر سے کہاں تک بگڑ جاتے ہیں۔ بہت کم بچے نیک صحبت کے اثر سے کچھ اچھے ہوتے ہیں لیکن صدہا ہزارہا بدصحبتوں کے زہریلے اثر سے بگڑ کر بہت قسم کی مصیبتوں میں پھنس جاتے ہیں اور اکثر اپنی جانونکو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ اگر بدصحبتیں اس دنیا میں نہ ہوتیں تو اتنی بُرائی ہرگز نہ پھیلتی۔ اور یہہ موجودہ خرابی کبھی نہ ہوتی کیونکہ لڑکپن ہی میں عادتیں خراب پڑجاتی ہیں اور عمر بھر نہیں چھوٹتیں۔ اور ان کا اثر تمام زندگی پر پڑتا ہے +

سویم۔ کہ جھوٹے معلم اس دنیا میں بہت اُٹھے ہیں۔ جن کی تعلیم سے از حد خرابی اس جہان میں برپا ہو گئی ہے۔ اپنی منفعت دنیوی کے واسطے انواع واقسام کی باتیں بنابنا کر لوگوں کو اپنا معتقد بنایا ہے اور غلط خیالات لوگوں کے دلوں میں ڈالکر خالق حقیقی سے بھی محروم کر دیا ہے۔ اور احکام آلہی کی جگہہ اپنے بناوٹی فرمان جاری کر دئے ہیں اور لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ یہہ من جانب اللہ ہیں اور یوں بے حد خرابی اس دنیا پر پھیلائی ہے۔ جس کے عوض میں خود تو دوزخ کے سزاوار تھے لیکن اپنے ساتھ بے شمار بھولے بھٹکے لوگوں کو بھی دوزخ کے لایق بناتے ہیں +

چہارم۔ کہ شیطان لعین اس دنیا پر مقیم ہے۔ اگرچہ یہہ دنیا آدم کے گناہ کے سبب سے لعنتی ہو گئی لیکن اس گناہ کا کروانے والا شیطان لعین تھا جس نے اُن کو بہکا دیا تھا اور اس پر بھی اکتفا نہ کر کے وہ اب انسان کا جانی دشمن ہے اور دل وجان سے اس کوشش میں رہتا ہے کہ کسی کو خدا کی راہ پر پاوے اور اُسے بہکاوے اور دوزخ کی راہ پر چلاوے +

اگر یہہ دنیا ایسی ہی حالت میں چھوڑی جاتی تو اس سے ابتر حالت اور کیا ہوتی؟ لیکن ہشکر ہزارہا شکر کہ خدا نے جو گنہگار کی ہلاکت سے خوش نہیں ایک راہ نکالی کہ جس کے وسیلے سے یہہ دُنیا خرابی کی غلامی سے آزادگی پاوے اور اس تمام بلائی اور خرابی سے بچائی جاوے۔ اور یہہ یوں ہوا۔ کہ اس خرابی کی سزا ابن اللہ خود اُٹھاوے۔ اور اُس کے بدلے میں اپنی جان کو فدیہ میں دیوے۔ مگر زندہ ہو۔ اور آسمان پر جاکر اس خرابی کو مٹاکر بنی انسان کے دلوں کو پاک وصاف کرنیکے لئے روح القدس کو بھیجے جو اس دنیا میں آکے گناہ آلودہ دلوں کو پاک وصاف کرے اور خدا پاک کے حضور کھڑے ہونے کے لائق بناوے۔ اور اب یہہ سب کچھ ہو چکا ہے اور اب **خُدا** کی طرف سے بنی آدم کو مژدہ بذریعہ انجیل مقدس سُنایا جاتا ہے۔ اول کہ توبہ کرو۔ دویم کہ ایمان لاؤ اور ان دونوں باتوں کے قبول کرنے اور دل سے ایمان لانے اور زبان سے اقرار کرنے پر خدا کی بخشش عظیم اور رحمت بے قیاس مفت میں ملتی۔ جسکی نسبت فرمان آلہی یوں پکارتا ہے "کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے" یوحنا ۳/۱۶ +

اب اے ناظرین کیا آپ کو دُنیا کے خراب ہونے میں کلام ہے۔ کیا اس میں کچھ شک ہے کہ دل ناپاک اور نفرتی ہے؟ کیا شیطان کی غلامی اور لعنت کا اثر دل پر نہیں دیکھتے؟ اگر یہہ ہی حال ہے تو پھر رہائی کو قبول کرنے میں کیا تامل ہے! کیا انجیل مقدس سے بڑھکر کوئی اور کلام پیش نظر ہے کہ جس سے دلکو تسلی اور تشفی ملتی ہے؟ کاشکہ اس مضمون سے آپ کا دل راہ حقیقی کی طرف اُکسایا جاوے کہ جس سے آخر کار نجات ابدی حاصل ہووے +

الراقم
مسیح کا ایک خون خریدا

تردید
غزل پنڈت لیکھرام مندرجہ آئینہ انجیل
صفحہ ۱۲

پنڈت

۱ - نقارہ دھرم کا بجتا ہے آئے جس کا جی چاہے۔
صداقت ویداقدس آزمائے جس کا جی چاہے۔

عیسائی

ویدک دھرم کو آئے دیکھ لے جس کا جی چاہے
جس میں قربانی کا کھلا مذکور ہے آزمائے جسکا جی چاہے
مگر تعجب ہے آریوں کی تاویلات باطل پر
صداقت اس کی وید و سے پرکھلے جسکا جی چاہے

پنڈت

۲ - منادی شہر میں کردو کہ ایک جگدیس ہے سب کا
بغیر اُس کے بتوں کو سر جھکائے جس کا جی چاہے

عیسائی

پنڈت جی جھوٹے منادی کا حکم لکھا کہاں -
شودروں کی ممانعت آگے دیکھ لے جس کا جی چاہے
جن کی ممانعت منو میں صاف ہے مرقوم ہے
شلوک کیا ہی ادھیائے چار پڑھ لے جس کا جی چاہے

پنڈت

۳- نہیں سلامت رہتا۔ بڑا جگت کرتا کا ہے
کلنک اس قسم کے جھوٹے لگائے جس کا جی چاہے

عیسائی

تعجب ہے پنڈت نے جگت کرتا ہے کس کو کیا منظور
معجزہ کا آریوں کو منکر دیکھ لے جس کا جی چاہے
خدا کو ایسے رشتوں کی ضرورت ہے نہیں صاحب
کلام حق انجیل کو پڑھ لے جس کا جی چاہے -
صرف یسوع مسیح کو بیٹا ہے لکھا اُس میں ہے
مگر اس کا تولد معجزانہ دیکھ لے جس کا جی چاہے
خدا کے سامنے کیا کچھ مشکل و دشوار ہے جو
اُس کی قدرت میں بٹا لگائے جس کا جی چاہے
وہی شافی وہی ہادی ہے کل بنی آدم کا ہے
صداقت اُس کی انجیل سے پرکھلے جس کا جی چاہے

پنڈت

۴- جو ایلی - ایلی - کہتا تھا نہ حق نے کی مددگاری -
تو پھر خاطر پہ اُس کی جان اپنی گنوائے جس کا جی چاہے

عیسائی

وہ ساحر تھی جس نے جلایا مُردوں کو اپنے فرمانے سے
جنم کے اندھوں کو بینا دیکھ لے جس کا جی چاہے
جس نے کوڑھیوں کو صاف کیا صرف اپنے کہنے سے
لنگڑوں کا چلنا بھی دیکھ لے جس کا جی چاہے
مگر اُس کو ہمدردی اُلفت انسانی کے خاطر
اپنی جان گنوانا بھی دیکھ لے جس کا جی چاہے
ایلی ایلی کہنا صرف نمونہ انسانی ہے -
اس کے آگے بھی بڑھ کر دیکھ لے جس کا جی چاہے
کہ مرکر وہ جی اُٹھا پھر تین دن بعد
اس عجیب بات پر سوچے بھی جس کا جی چاہے
اب ایسی باتوں کا فیصلہ بہت ہو چکا صاحب
مسیحی تصانیف پر غور کرے جس کا جی چاہے

پنڈت

۵ شفاعت غیر کی چھوڑے تو ہم سمجھیں دل تڑپے
پر بھو کرتار سے من کو لگائے جس کا جی چاہے

عیسائی

واہ یہہ تو مسیحیوں کی پکار ہے صاحب
انجیل سے صداقت اُس کی پرکھلے جس کا جی چاہے
شفیع صرف ایک ہے اور بت ہیں سب مردود
وہی مظہر اللہ ہے پرکھلے جس کا جی چاہے
ہندو ہیں سب بیچارے بت پرست مشہور
لغت میں یہہ معنے دیکھ لو صاحب جس کا جی چاہے
کیونکہ ویدوں میں اگنی سے التجا ہیں بہت مذکور
آریوں کے کہنے پہ اُس کو ایشور مانے جس کا جی چاہے

پنڈت

۶- کوئی بن وید کے پشتک نہیں ہے ماننے لایق
پروانے سب سے اور سچے دیکھا بھجے جس کا جی چاہے

عیسائی

پادری کلارک کے لکچروں کو پہلے پڑھ لیجئے
تب سب سے سچے پروانے دیکھا بھجے جس کا جی چاہے

پنڈت

۷- صدق دل سے ہو گئے اُمید مُردگاں چھوڑ دو
وگرنہ شرم ساری کو اُٹھائے جس کا جی چاہے

عیسائی

وہ شفیع یسوع مسیح مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہے
صداقت اس کی انجیل سے پائے جس کا جی چاہے
جو آوے پاس اُس کے وہی ہے جنتی لاریب
وگرنہ شرم ساری کو اُٹھائے جس کا جی چاہے
عالم بالا کو بغیر اس کے نہیں ہے کوئی دوسری راہ
اس بات کو خوب پرکھلے جس کا جی چاہے
ویدوں میں نہیں مذکور ایک بھی نئی بات
ہو وہی جو دُنیا نے مانا دیکھ جس کا جی چاہے
صرف کرنی پہ بھروسہ رکھا جیسا دو فریقوں نے بھی
مگر بیبل سے اُس کو بے سود سمجھے جس کا جی چاہے
نجات اور ابدی خوشی ہے صرف مسیح یسوع سے
دامن صدق دل سے اس کا پکڑے جس کا جی چاہے
اپنی آنکھیں کھولو پڑھو انجیل ایمان سے لا
مرے کہنے پہ کیا ہے آئے جس کا جی چاہے

—— * ——

ناظرین تردیدی مصرعوں کے وزن کا خیال نکریں صرف پنڈت جی کی طرز پر قافیہ بندی سے اُن کے خیال کی تردید کی گئی ہے +

راقم
ایک واعظ انجیل جلیل

ممانعت

۱- جھوٹی خبر اُڑانے کی - خروج ۲۳: ۱
۲- ہمسایہ کو چھپکے مارنے کی - استثنا ۲۷: ۲۴
۳- چغلی اور عیب لگانے کی - زبور ۱۵: ۳ - متی ۷: ۱
۴- عیب جوئی کی تلاش میں پھرنے کی - امثال ۱۹: ۱۲
۵- بدگوئی کرنے کی - نامہ یعقوب ۴: ۱۱ -

ناظرین یہہ مضمون صرف راقم کی منشا کے مطابق درج کیا جاتا ہے + اڈیٹر

ممانعت ۵ کی مفسر ماتھیو ہنری یوں تفسیر کرتا ہے کہ بدگوئی کے لئے یونانی لفظ یہہ زور رکھتا ہے کہ کوئی بات کہنی جس سے دوسرے کو تکلیف یا نقصان پہنچے۔ ہمیں لازم نہیں کہ دوسروں کے حق میں بری باتیں کہیں خواہ سچ ہی ہوں سوائے اس کے کہ کوئی ایسا ضروری موقعہ کہنے کا ہو۔ مگر بری باتیں ہرگز نہ اڑاویں جبکہ جھوٹی ہیں۔ یا جھوٹی ٹھہرنے کا احتمال ہو۔ مناسب ہے کہ ہمارے ہونٹھ مہربانی اور سچائی اور راستی کی شریعت کی رہنمائی کے تابع ہوں۔ ایکدوسرے کی بدگوئی نہ کرو پہلے اسلئے کہ تم بھائی ہو۔ دوسرے اس لئے کہ ایسا کرنا شریعت پر عیب لگانا ہے۔ یعنے موسیٰ کی شریعت پر احبار ۱۹: ۱۶۔ اور مسیح کی شریعت پر بھی متی ۷: ۱۔ کہ دونوں کا خلاصہ یہہ ہے کہ لوگ ایکدوسرے سے محبت رکھیں کیا عیسائیوں کی رفتار ممنوعات مسطور بالا کے مطابق ہے؟ سچا اقرار کرنا چاہئے۔

سائل
ایک تہمت زدہ

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کے احکام صیغہ مال (عام) نمبری ۹۳۳ مورخہ ۸ دسمبر سنہ ۱۸۹۳ع

(دیکھو سلسلہ کیلئے نور افشاں مطبوعہ ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۹۵ع)

۷- جناب ممدوح کو اس میں شبہہ نہیں ہے کہ بہت سی ایسی صورتیں ہیں زمیندار گھاس اور لکڑی کی قیمت لینا قبول نہ کریں گے۔ اور جناب ممدوح بخوبی تمام سمجھ سکتے ہیں کہ زاید محنت جو ان کے کاٹنے میں پڑے گی اُس کو کمین لوگ بعض اپنے روزانہ فرض میں داخل سمجھیں گے۔ ایک زراعتی گاؤں کے لوگ اس صوبہ کے بہت سے قطعات میں اور نیز بہت سے بعض دیگر قصبات میں اپنے غریبانہ روش پر ان مسافروں کی مہمان نوازی کر کے بڑے خوش ہوتے ہیں جو ان کے گاؤں میں آ ٹھہریں۔ اور اس میں کچھ شبہہ نہیں ہے کہ صورتہائے مذکورۃ الصدر میں وہ مقدار مطلوبہ گھاس اور لکڑی مہیا کرنا بڑا فخر سمجھیں گے۔ اور اُس کی قیمت لینا پسند نہ کریں گے لیکن سر ڈنس فنٹز پٹرک صاحب بہادر کا تجربہ مسٹر فن شاہ صاحب سابق قایم مقام ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور کے تجربہ سے مطابقت کہتا ہے جن کا یہہ بیان ہے کہ لوگ ناراض نہیں ہوئے اگر رسد کی قیمت نمایاں طور پر زور لگا کر لینے کے واسطے ان سے کہا جائے۔ اور جناب ممدوح میکالف صاحب وغیرہ سے بھی اس بارہ میں اتفاق کرتے ہیں کہ یہہ امر محفوظ یا مناسب نہیں ہے کہ ایسے اشیا رسد کی صورت میں قاعدہ کے خلاف ورزی کی اجازت دی جائے۔ مگر شاید بجز بعض صورتہائے کے ہندوستانی ریاستوں میں جہاں ہندوستانی رئیس کے اہلکاروں کو قیمت کا روپیہ دینا ناممکن ہوگا۔ اور اُن لوگوں کو روپیہ دینا بھی قابل اعتراض ہو سکتا ہے جو اُن کے واسطے لکڑی اور گھاس کاٹا کرتے ہیں۔

۸- جو قاعدہ اب تجویز کیا گیا ہے۔ اُن کی تعمیل کے لئے اول یہہ ضروری ہوگا کہ ہر ایسی صورت میں جس میں سامان رسد جمع کیا جائے تحصیلدار چند اشخاص کو وہ رقم پیشگی دیدیوے جو سامان رسد کے خریدنے اور کیمپ میں لیجانے کے واسطے مطلوب ہو اور یہہ صریحاً بہتر ہوگا کہ وہ اشخاص تحصیل کے ماتحت کار پرداز یا پٹواری نہوں بلکہ اُن دیہات کے ذیلدار یا نمبردار ہوں جہاں سے سامان رسد جمع کیا جائے۔ البتہ یہہ ممکن ہے کہ ذیلدار یا نمبردار بعض صورت میں لوگوں سے رسد کی کچھ چیزیں مفت یا کم قیمت پر لینے کیطرف مایل ہوں گے۔ اور شاید کچھ روپیہ بھی ہضم کر جائیں۔ اور یہہ اُمید کی جاتی ہے کہ جب اس احکام کو نافذ ہوئے کچھ عرصہ گذر جائے گا اور ہر ایک شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ جو کچھ میں دیتا ہوں اُس کی نقد قیمت میں فوراً لینے کا مستحق ہوں۔ تو پھر ذیلداران اور نمبرداران کو ایسا کرنا آسان ہوگا۔ اور اُن کے ساتھ ہی تحصیلداران کو اس امر کا ذمہ وار گردانا جائے کہ جن لوگوں کو وہ روپیہ پیشگی دیویں اُن کے وہ یہہ تاکیدی احکام ذہن نشین کرا دیویں کہ ہر شی کی قیمت ادا کی جائے۔ اور اُن کو تنبیہہ کر دی جائے کہ اگر اُن احکام کی طرف غفلت کی گئی تو انکا نہایت سخت تدارک کیا جائیگا۔

۹- چونکہ تمام جمع شدہ سامان رسد کی قیمت اُن کے کیمپ میں لے جانے کے پہلے ادا کرنی پڑیگی۔ اس لئے اُس باقی ماندہ سامان کی صورت میں جو کیمپ میں خریدا نہ جائے البتہ ایک نقصان عائد ہوگا۔ جو کسی نہ کسی پر پڑنا چاہئے اور اس واسطے یہہ امر بڑا ضروری ہوگا۔ کہ اُس سامان رسد کی مقدار کا تخمینہ بڑی احتیاط سے لگایا جاوے جو کیمپ میں قیام ہر مقام پر مطلوب ہو اس کے لئے غالباً بہتر طریق یہہ ہوگا۔ کہ ہر ایک افسر کیمپ میں جانے کے پہلے کسی شخص کو جو کیمپ کے ہمراہ جانے والے ہوں اور اُن اشیائے کی جو ہر مقام قیام پر مطلوب ہونگی ایک فہرست طیار کرے اور وہ اشخاص ہر پڑاؤ پر اُس سامان کے لینے اور قیمت کے ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ جو اُن کے نام کے مقابل درج ہوگا۔ جس اہلکار کو اس کام کا اہتمام سپرد ہو وہ اپنا انڈینٹ بنا کر اُس کو تحصیلدار کے پاس بھیجدیوے گا۔ اور ہر پڑاؤ کے اوپر پہنچنے پر تمام جمع شدہ سامان رسد اکٹھا اُس شخص سے لیگا جسے تحصیلدار نے اُسکے حوالہ کرنے کیلئے بھیجا ہو۔ اور پھر وہ دیکھے گا کہ تمام سامان اُن اشخاص کو تقسیم ہو گیا جن کے واسطے وہ خریدا گیا تھا اور ساتھ ہی قیمت اُن سے نقد وصول ہو گی۔ باقی آیندہ

الراقم
(پادری) نظام الدین دوسوہہ ضلع ہوشیار پور



سلویشن آرمی ۴

جو سبھی فرنگی فوج کے لیکچروں کا امرتسر میں ہوا اُس کا ادنیٰ نتیجہ یہہ ہے کہ امرتسر میں مختلف جگہہ کی دیسی مسیحیوں نے جنرل بوتھ اور اُنکی پارٹی کو ایک طلائی کاغذ پر اس قسم کا ایڈریس دیا کہ خدا تعالیٰ اُن کے کلام اور کام پر برکت دیوے - پہلے کسی کا ایسا ارادہ نہ تھا بلکہ بعض محض اس غرض سے اُن لیکچروں میں شامل ہوئے تھے کہ اُن کے نقصوں کو معلوم کریں بعد ازاں اُن پر یہہ اثر ہوا کہ اُن کے دل ایسے محبت سے لبریز ہوگئے کہ مجبوراً اُن کو ایسا کرنا پڑا - ان کی ایک میٹنگ میں چند مسیحی زار زار روتے تھے اور ہر ایک ہندو کا یہہ حال تھا کہ وہ بلند آواز سے چلا چلا کر روتا اور خداوند یسوع مسیح سے دعا مانگتا تھا یہہ وہ لوگ ہیں جن کا اثر یورپ کے ممالک میں ہوا گویا اُنہوں نے جہان کو اُلٹ دیا - ایسے ہی لوگ خداوند کے سچے خادم ہیں - یہاں ہم مسیحی مناداوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ کی منادی میں کبھی ایسا ہوا ہے؟ ہاں بیشک آپ نے انجیل کا علم پھیلانے میں کوشش کی ہے مگر کس قدر روپیہ خرچ ہو کر اور دوسری کوشش یہہ کامیاب ہوئی ہے کہ صاحب لوگ (دیسی) اور بظاہر شایستہ گروہ پیدا کیا ہے مگر غور کرنا چاہیے کہ کس قدر اس سے زیادہ مطلوب ہے - یہہ کس قدر تعجب انگیز ہے کہ جو مسیحی مشن کے ملازم بطور جاسوس گئے اُنہوں نے اپنے بالادست حکام کو اِس فوج کے حق میں رپورٹ دی اس میں اور ایڈریس پر دستخط کرنے والوں میں تین دیسی پادری صاحبان بھی شامل تھے - اس حالت سے ہم کو کیا سبق حاصل ہونا ہے؟ (چاہیے کہ وہ ہم حاصل کریں) یہہ کہ ہم خداوند کا کلام غیر مذہب کے پاس کس طرح پہنچاویں - بحث و مباحثہ یا ضد سے یا نرمی اور ملایمت سے - بعد جلسہ کے دو تین ہندوؤں سے گفتگو ہوئی جو ڈپٹی کمشنر (جو پنجاب کے سولین تھے اور اب سب کچھ چھوڑ کر کسی فوج میں شامل ہیں) سے کچھ سوالات کئے جن کا اُنہوں نے جواب دیا اور جب مباحثہ چلنا شروع ہوا تو اُنہوں نے کہا کہ اگر تم کو اپنے مذاہب میں نجات ملتی ہے یا مل گئی ہے تو ہم آپ کو مخاطب نہیں کرتے پر اگر گناہوں سے تم کو نجات نہیں ملی اور چاہتے ہو تو خداوند مسیح مصلوب کو قبول کرو ہم نے اور بہتوں نے اُسی سے نجات پائی ہے وغیرہ وغیرہ کیا یہہ خداوند کی تعلیم کا نمونہ ملتا ہے کہ میں بیماروں کے واسطے آیا ہوں تندرستوں کے واسطے نہیں - پس فضل اور نجات (اگر پائی ہے) لیکر لوگوں کے پاس جاؤ اور ہندوستان کو مسیح خداوند کے واسطے فتح کرو +

راقم
ایک حقیر مسیحی

کارسپنڈنس

جنرل بوتھ صاحب

امرتسر میں

اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما

عزیز وہ اُس کے قدم کیا ہی خوشنما ہیں جو بشارت لیکر خوش و سرور دیتا ہے سلامتی کا ہے اور نئی خبر کا مخبر ہے پڑا انجاب کا بھی اشتہار دیتا ہے کسی نئی بات کے دیکھنے کا خواہ بھلی ہو یا بری ہر ایک کو اشتیاق ہوتا ہے یہہ کچھہ انسانی طبیعت کا خاصہ ہی ہے - پنجاب میں اگرچہ سر جگرے صاحب کی بدولت سالویشن آرمی کا کام دیہات وغیرہ میں ہو رہا ہے - لوگ دیکھ ہی رہے ہیں اور اپنے اپنے مذاق کے مطابق اُس پر رائے لگا رہے ہیں - کوئی کہتا ہے کہ نیک لوگ ہیں - کوئی ڈینگ مارتا ہے کہ مکار ہیں - خیر کچھہ ہو مگر ہر دو پہلو پر نظر ڈالے بغیر رائے زنی کرنی بڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی - کسی نیک سے نیک انسانی سوسائٹی میں بھی شرارت کا ہونا لازمی ہے - جہاں کے منجی کا فرمان حق ہے - گیہوں میں کڑوی دانے بڑھنے دو - کڑوی دانے شریر کی تخم ریزی ہے - ویسے ہی اگر سالویشن آرمی میں بھی کڑوے دانے نکل آویں - تو کچھہ عجب نہیں - بلکہ ضرور ہوں گے کیونکہ اس خود انکار سوسائٹی میں جتنے کارندے ہیں سب حضرت آدم علیہ السلام کے فرزند دلبند - اور کام کرنے والیاں والدہ ماجدہ مرحومہ حوا کی بیٹیاں شیطان کا تو یہہ کام ہے - کہ جہاں خدا کے کام کا زور دیکھتا ہے - وہیں اپنا بھی جھنڈا آ کھڑا کرتا ہے -

خداوند تعالیٰ انسان کے کاموں پر نہیں پر عموماً اُس کی نیت کو دیکھتا ہے - اگر ہم آلہی نظر سے سالویشن آرمی کو دیکھیں - تو ہمیں اُس کی نیت پر اول نظر کرنی چاہیے - اس کے ساتھ یورپ کی موجودہ حالت پر ایک نظر ڈالنی چاہیے - کہ کس قدر لنڈن اور پیرس جیسے شہر سیاہکاری میں پڑے ہیں - اُن کے مقابلہ پر ایک نیم جوان بوتھ صاحب کا کھڑا ہونا - اور اُس سیاہ کاری کا مقابلہ کرنا - کوئی بچوں کا کھیل ہے - یا معاذ اللہ مکاری پر اس کا استدلال ہو سکتا ہے - اس وقت ۲ ہو لاکھ آدمی جنرل موصوف کے ساتھ ہم زبان ہم کلام ہم رائے ہیں - کیا وہ سب مکار ہیں - توبہ توبہ - خدا کے بندوں کی نسبت ایسی بدزبانی زیبا نہیں - ایسے بندے جنہوں نے اپنے آپ کو رسول کے قول کے مطابق زندہ قربان کر دیا - یہہ اللہ کی روح کا کام ہے - مدت سے اس خدا رسیدہ بزرگ کے کارنامے سنتے تھے - اُس کا دیدار مبارک بھی خدا نے دکھا دیا - ناظرین یہہ خیال نہ فرماویں کہ میں جو اُنکی مدح سرائی کرتا ہوں - تو اُن کی آرمی کا کوئی سوجھ

ہوں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ البتہ اُس ایمان۔ اُمید۔ اور محبت میں اُن کا شریک ہوں۔ جس کے زور سے وہ دُنیا کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور روح اللہ کی طاقت سے شیطان پر فتح پر فتح حاصل کر رہے ہیں۔ ہاں ہلیلویاہ کے نعروں سے دلوں کو ہلا رہے ہیں۔ اے میرے خدا اپنے نام کی خاطر اپنے برگزیدوں کا شمار جلد پورا کر۔ آمین۔

۸ فروری امرتسر میں ایک مبارک دن تھا جبکہ ۴ بجے شام کو مکتی فوج کا ایک دستہ اپنے افسروں اور جرنل کے ماتحت امرتسر میں وارد ہوا۔ خدا کی طرف سے شیطان اور دنیا کا مقابلہ کرنے کو کمربستہ تمام روحانی ہتھیاروں سے آراستہ لالہ سنت رام کے مشہور اور عالیشان بنگلہ میں فروکش ہوا۔ جرنل بوتھ صاحب کے ساتھ کرنل ٹکر صاحب اور اُنکی صاحبزادی روحانی بالی اور کئی ایک اور روحانی افسر تھے۔ اُس وقت بہت مسیحی اُنکی ملاقات کو حاضر تھے۔ نہایت خوش اخلاقی اور مسیحی محبت سے پیش آئے۔ اُس وقت جرنل صاحب نے جو پانچ سات منٹ تقریر کی۔ تیر کی طرح کلیجوں میں جا لگی آپنے فرمایا کہ اے کاش میرا چہرہ سیاہ ہو سکتا۔ تو آپ مجھ میں اور اپنے میں فرق نہ دیکھتے۔ اور میں پگڑی اور دھوتی باندہ سکتا۔ تو ایک ہندوستانی کی صورت میں آپکے پاس آتا۔ لیکن یہہ اب نہیں ہو سکتا۔ تاہم مجھکو آپ اپنا بھائی سمجھیں۔ اور غریبوں کی مدد میں میرے ساتھ شریک ہوں میں آپ کو خوش کرنے کو نہیں آیا۔ میری باتیں سخت ہونگی۔ اور شاید بعض ناراض بھی ہوں۔ لیکن میں اُن کے کہے بغیر نہ رہ سکوں گا۔

امرتسر میں جو کچھ خداوند کے جلال کے واسطے جرنل بوتھ صاحب نے کیا۔ اُس کے مفصل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہئے۔ نور افشاں میں اتنی گنجایش کہاں مختصراً یوں عرض ہو کہ۔

۸ تاریخ شام کو اُنھوں نے اپنی آرمی کے سولجروں اور افسروں کے ساتھ عبادت کی یہہ اڑھائی سو سے اوپر ہونگے اس عبادت میں ہم میں سے چند مسیحیوں کو جو وہاں تھے شمولیت کا شرف بخشا۔ پادری احسان اللہ صاحب مسترجرچ مشنری سوسائٹی اُن کے مترجم تھے۔ عبادت نہایت اعلٰی درجہ کی روحانی برکات سے پُر تھی۔ پھر دس بجے رات سے ۱۲ بجے رات تک وہ مشن کے مسیحیوں کے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ اور ہر ایک سوال کا جواب دیتے رہے۔ اللہ اللہ کیسا جوان بہت بوڑھا ہو۔ کسی وقت بھی کلام کرنے سے باز نہیں رہتا۔ ایک وقت بھی سُننے میں نہ آیا کہ اگر کسی نے ملنے یا بات کرنے چاہا۔ تو اُس نے کہا ہو کہ مجھے فرصت نہیں یا میں تھکا ہوں۔

۹ تاریخ صبح اتوار تھا۔ اول ۷ بجے عبادت ہوئی۔ ایسی تاثیر عبادت ہرگز ہرگز اس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آئی مشن کے جتنے مسیحی اُس عبادت میں شامل تھے۔ کون تھا۔ جو اپنی حالت کو دیکھ کر نہیں روتا تھا۔ آنسو تھمتے ہی نہ تھے۔ بلا مبالغہ میں سچائی سے کہتا ہوں۔ کہ روح القدس کی آگ کا ظہور دیکھا۔ جس نے سامعین کے دل کو جلانا شروع کر دیا۔ ہم سب روتے تھے۔ اور اس مبارک آرمی کے افسر ہمیں تسلی دیتے تھے۔ اور دعائیں کرتے تھے۔ اس عبادت میں بھی پادری احسان اللہ صاحب مترجم تھے۔

پھر دس بجے لالہ گھنیا لال کے تھیٹر ہال میں جرنل صاحب نے لکچر دیا مضمون کے حرف دو لفظ تھے۔ فتحیاب مذہب اس وقت ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ ہندو مسلمان اور مسیحی دو ہزار سے زیادہ حاضر تھے۔ دیوار کی طرح خاموش ٹکٹکی باندھے سُن رہے تھے۔ اس وقت آپکے مترجم کمشنر ٹکر صاحب تھے بہت صفائی سے ترجمہ کرتے تھے۔ آپنے اس مضمون میں اس بات کو ثابت کیا کہ جس مذہب میں محبت ہو وہ فتحیاب ہو۔ اور پھر بتایا کہ یہہ محبت کامل صرف مسیح میں ہو۔ پس بغیر مسیح کے فتحیابی ناممکن ہو۔

پھر تین بجے لکچر کا وقت مقرر تھا مگر چونکہ صبح شکل سے جگہ ملی تھی۔ لوگ دو بجے سے ہی آنے شروع ہو گئے۔ صبح کی نسبت بہت زیادہ آدمی تھے۔ اس وقت کا مضمون یہہ تھا کہ۔

"وہ انسان کہ جسکی ہندوستان کو ضرورت ہو"

اس وقت پادری احسان اللہ صاحب مترجم تھے۔ مضمون اعلٰی درجہ کا تھا۔ جہاں تک بوڑھے بزرگ سے ہو سکا بیان کیا۔ بہت موثر تھا۔ سامعین نے بہت دھیان اور خاموشی سے سُنا۔ پھر کمشنر ٹکر صاحب نے کچھ تقریر کی۔ اور گیت وغیرہ گائے گئے۔

پھر رات کو ۷ بجے سنت رام کے بنگلہ میں ایک سوشیل میٹنگ ہوئی جس میں امرتسر کی تمام یورپین پارٹی تھی۔ اور دیسی تعلیم یافتہ شامل تھے۔ اس وقت جرنل بوتھ صاحب نے ہندوستان کے غربا کی امداد پر پورے ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ کھڑے ہوکر لکچر دیا۔ اُمید ہو کہ یہہ مضمون کسی نہ کسی انگریزی اخبار میں شایع ہوگا۔ کیونکہ اُس وقت چار کارسپانڈنٹ بیٹھے تحریر کر رہے تھے۔ پھر دعا کے بعد جیسے شروع ہوا تھا جلسہ برخاست ہوا۔

اس کے بعد ہندوستانی مسیحیوں کی طرف سے جو وہاں موجود تھے۔ جرنل صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ ان میں دیسی پادری کاتیچی اور سرکاری عہدیدار شامل تھے۔ طوالت کے سبب اُس ایڈریس کی نقل یہاں درج نہیں کر سکتے۔ اس ایڈریس کے جواب میں جرنل صاحب ممدوح نے ایک نہایت موثر محبت اور روح سے بھری ہوئی تقریر کی۔ جس کا ایک ایک لفظ بجلی کی طرح دلوں میں تاثیر کر رہا تھا۔ اس میں آپنے اول تو شکریہ ادا کیا۔ پھر اس بات پر زور دیا کہ بھائیو مسیح کو پہن لو۔ اور اپنی صورتوں میں مسیح کی صورت دکھاؤ۔ آخر میں فرمایا کہ اگر خدا کی مرضی ہوئی میں پھر آپکو دیکھوں گا۔

دوسرے دن یعنے ۱۰ تاریخ صبح کو ۷ بجے پھر عبادت شروع ہوئی۔ مگر افسوس کہ وقت کے نہ ہونے سے بہت مسیحی بھائی اس برکت سے محروم رہے۔ آخر یہہ مبارک پارٹی گیارہ بجے کی ٹرین میں دہلی کو روانہ ہو گئی۔ ہماری دعا ہو کہ جہاں یہہ



پارٹی جاوے۔ خدا اس کے ساتھ ہو۔ اور ہندوستان کے مسیحی ان سے روحانی فیض حاصل کریں۔ اللہ اللہ کیا مبارک پاکیزہ اور روحانی صورتیں تھیں کہ کسی طرح آنکھوں سے ہٹتی نہیں۔ اور نہ دل سے فراموش ہوتی ہیں +

ناظرین جو کچھ میں نے لکھا۔ میں یقین جانتا ہوں کہ میں نے حق لکھا۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ جو لکھنے کا حق تھا مجھے ادا نہیں ہوسکا۔ اُمید کہ کوئی اور بزرگ بھی کچھ تحریر فرماویں گے اس برگزیدہ پارٹی میں عہدہ داران ذیل شامل تھے۔ جو پنجاب میں نووارد تھے۔ جنرل بوتھ صاحب۔ کمشنر ٹکر صاحب۔ کمشنر روحانی بائی۔ کرنل راج سنگھ۔

راقم

بیا بمیکدہ و چہرہ ارغوانی کن
مرو بصومعہ کہ آنجا سیاہکار انند

واقعات اور نتائج

آگ کا ایک خوفناک حادثہ

ہم افسوس کے ساتھ اس بیان کو اخبار میں درج کرنے کے لئے روانہ کرتے ہیں کہ بارہ تاریخ ماہ حال کو بوقت شام سپلک آفس میں جس کے پانچ منزلیں تھیں۔ دفتر کی انگیٹھی سے آگ لگنی شروع ہوئی۔ اور بڑھتے بڑھتے اس قدر نوبت پہنچی کہ کسی تدبیر سے نہ بجھ سکی۔ افسران نے صدہا تدابیر آگ کے بجھانیکے لئے کیں۔ لیکن کوئی تدبیر پیش نہ چلی سوائے کفِ افسوس ملنے کے کوئی کچھ نہ کرسکا۔ آخر یہہ ہوا کہ دوسرے دن تک دفتر مذکور میں آگ رہی۔ اور کل دفتر جل گیا۔ سرکار دولتمدار کا بہت نقصان ہوا افواہ یہہ ہو کہ سرکار نے یہہ عمارت گیارہ لاکھ روپیہ میں بنوائی تھی۔ علاوہ عمارت کے تمام سامان دفتر اور پورانے کاغذات سالہا سال کے بالکل خاکستر ہو گئے۔ جن کا مفصل طور پر بیان کیا جاوے تو ایک پرچہ اخبار کا کل پُر ہو جاویگا۔ اس لئے اختصار پر اکتفا کیا گیا صرف ایک درجہ کے کاغذات بچ گئے جو سب سے نیچے واقعہ تھا اور کل اینٹ اور پتھر کا بنا ہوا تھا۔ اور دفتر کے کونے پر مٹ صاحب تصویر والے کی دوکان تھی اور نیچے دفتر مذکور کے ایک انگریزی سکول۔ یہہ دونوں عمارتیں کوشش سے بالکل بچ گئیں +

انگلینڈ میں دستکاری

انگلینڈ کے دستکاری سکولوں میں عورتوں کا شمار روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور سالانہ امتحان کے نتیجوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مردوں کی طرح اپنے کام کو بخوبی انجام دیتی ہیں محنت سے ہارتیں نہیں بلکہ اُن میں سے بعض بعض عورتیں پاس ہوکر اپنے گھروں پر دوکان کھول لیا اور مثل مردوں کے ہر قسم کی چیزیں تیار کرکے فروخت کرتی ہیں یہہ ملک کی بہبودی کے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے +

ہند میں دستکاری

دیسی عیسائی رعایا کی بہتری کے لئے مذہبی کانفرنس میں ایک رزیلوشن پاس کیا گیا ہے اور جس کی تعمیل کے لئے احمد نگر میں ایک جماعت قایم کی گئی ہے کہ دیسی جوانوں کو چوب سازی و خیمہ دوزی اور ہر قسم کی دستکاری بکوشش سکھلانا چاہئے تاکہ وہ سلف سپوٹ ہوکر اپنی ہاتھوں کی محنت سے بخوبی گذران کرسکیں +

قابل قدر نصیحتیں

۱۔ سونا نیک صفات سے کم قیمتی ہے ۲۔ احتیاط علاج سے بہتر ہے ۳۔ جس کو حیا نہیں اس کو ضمیر بھی نہیں ۴۔ کاہلی جرم و تباہی کی ماں ہے ۵۔ احمقوں کی ہمنشینی سے تنہائی بہتر ہے ۶۔ لینے کی نسبت دینا بہت ہی بھلا بلکہ مبارک ہے۔ ۷۔ ناجایز محبت تباہی کے لئے مقناطیس ہے ۸۔ جوانی میں پیری کی ضروریات کے لئے ذخیرہ جمع کرو۔ ۹۔ مال اپنے لئے زمین پر جمع نہ کرو بلکہ آسمان پر تاکہ جہاں تمہارا مال ہے وہیں تمہارا دل لگا رہے +

عجیب غبن

مراد آباد کے جیل کے ایک مسلمان محرر نے ایک قیدی عورت کے مال و اسباب میں سے جو وقت داخل جیل اُس سے لیکر داخل مالخانہ جیل کیا گیا تھا اُس کے کچھ زیوروں کا غبن کرلیا۔ رہائی کیوقت جب قیدیہ نے اپنا زیور طلب کیا تو راز افشا ہوا۔ بعد از مغز سپرنٹنڈنٹ جیل نے ۱۱ بجے رات کو معہ پولیس کے محرر کے مکان پر جاکر اُس کی خانہ تلاشی کی اور زیور برآمد کیا۔ مقدمہ فوجداری سپرد ہوا اور ملزم زیر حالات ہے +

ضلع پشاور

افواہ ہے کہ ایک شخص پُرانے زمانہ کا جس کو ۳۰۰ سو برس گذرے ہیں کافرستان سے امیر کابل نے پکڑوایا ہے یہہ آدمی بہت ہی لمبا اور موٹا بیان کیا جاتا ہے جس کے مقابلہ میں ہم لوگ چیونٹیوں کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہیں۔ کافرستان کے لوگ دراصل ہندو ہیں۔ کسی وجہ سے رسومات کے بدل جانے سے اُن کو مخالف لوگوں نے کافر کہنا شروع کردیا۔ سنا جاتا ہے کہ یہہ لوگ اوّل درجہ کے پارسا اور بہت ہی راست گو اور خوش معاملہ ہیں مگر بہت ہی سادہ وضع اور سادہ مزاج ہیں۔ اُن کے پاس کوئی ہتھیار لڑائی کا یا سامان موجود نہیں ہے بلکہ پرانے طریقوں سے صرف تیراندازی جانتے ہیں اور اُنہیں سے لڑتے ہیں۔ چونکہ اس وقت ہماری سرکار بہادر نے امیر کابل کو

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن میں ٹرکی حصہ بحرہ کی نسبت اور افواہ مشہور ہوئی کہ روس نے تجویز پیش کی +

روس آرمینیا و قسطنطنیہ لیگا۔ فرانس سریا پلستائن و جزو سلم کے علاقے حاصل کرے گا +

انگلستان کو مصر و مشرقی ساحل خلیج فارس اور اٹلی کو ٹرپولی دیا جاویگا +

آسٹریا کو سرویہ و مقدونیہ دیں گے۔ یونان کو تھسلی کریٹ اور دیگر جزائر +

ڈاکٹر جیمسن اور اس کے افسران آغاز مارچ میں انگلستان میں پہنچینگے +

پریسیڈنٹ کروگر نے اعلان کیا اگر لوگ فساد کریں گے ان کی جائدادیں قرق کی جاویں گی +

حضور قیصرہ ہند ونڈسر میں تشریف لائیں دوم ہفتہ مارچ میں ریویریا کو جاوینگی +

گورنمنٹ کنیڈا نے اپنی فوج کی آراستگی کے لئے ۴۰ ہزار رفل مارٹنی انفیلڈ خریدیں +

گریٹ برٹن کے پاس جنگی جہاز ۶۰ ہیں فرانس ۴۸۔ جرمنی ۳۰ ہیں +

روس کے پاس ۳۵ ہیں۔ امریکا کے پاس ۲۳ اٹلی کے پاس ۱۵ ہیں +

خبر ابی سینیا پر اٹلی کے دو سو اور دو مستعد تھے فوت ہو گئے اور ادیگرات پر حملہ کیا +

اٹلی کی فوج نے شکست دیکر پسپا کیا۔ ابی سینیا کی ایک لاکھ فوج قریب ہی ڈیرہ ڈالے ہے +

لنڈن سے خبر آئی بحر برطانیہ کے تمام طاقتوں

یورپ نے پرنس فرڈی ننڈ کو تسلیم کر لیا +

لاہور کے متصل سنتے ہیں ہمراہیان انسپکٹر جنرل پولیس پر ڈاکہ پڑا ہے +

۱۷۔ فروری کو تحصیلدار پیلی بھیت کے ہاں ڈاکہ پڑا۔ تحصیلدار بھی مجروح ہو گئے +

لکھنؤ میں ایک کانسٹبل پولیس نے ایک اور کنسٹبل کو بوجہ سخت اشتعال کے مار ڈالا +

کابل سے خبر آئی کہ امیر صاحب نے کافرستان پر فوجکشی کرنے کا ارادہ ملتوی کیا ہے +

ڈفرن فنڈ کا سالانہ جلسہ ۱۳ مارچ کو بصدارت حضور وائسرائے کلکتہ میں ہوگا +

جنرل بوتھ کی تجویز متعلق ناداروں کی جدید بستیوں کے زیر غور گورنمنٹ ہند ہے +

مسٹر سی جے لائل صاحب چیف کمشنر بہادر ممالک وسطی ہیں کلکتہ کی سیر کو تشریف لائے +

ممالک وسطی کے مقام کھنڈوا میں سرشتہ آبپاشی کا ٹھیکہ وارٹن کمپنی کو دیا گیا ہے +

بولن ریلوے ۱۵ مارچ کو خاص و عام کے لئے جاری کی جاویگی +

مسٹر وارڈ صاحب چیف کمشنر آسام ۲۹ نومبر کو پنشن لیں گے مسٹر کاٹن صاحب مقرر ہوں گے +

مہاراجہ گوالیار نے لنڈن کی ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن کے لئے ۲۰۰۰ روپیہ دیا ہے +

لارڈ ونلاک صاحب ۱۲ مارچ کو مدراس سے روانہ ہوں گے سر آرتھر ہیولاک ۱۷ کو وارد ہوں گے +

نیشنل انڈین ایسوسی ایشن کی شاخ بمبئی کا پریسیڈنٹ ہونا لیڈی سینڈہرسٹ نے منظور فرمایا +

مسٹر کیلکار سب جج ناسک کے الزاموں کی تحقیقات ختم ہوئی رپورٹ ہائی کورٹ میں بھیج گئی +

پنجاب گورنمنٹ نے حکم دیا لاہور کے جلسہ قواعد والینٹران میں تمام صوبہ کے والینٹر حصہ لیں +

مہاراجہ نیپال اگلے سال ولایت جاویں گے کرنل وائلی رزیڈنٹ نیپال کلکتہ سے لوٹ گئے +

لنڈن سے افسوسناک خبر آئی کہ جنرل سر الفریڈ لیوکاس صاحب فوت ہو گئے +

جرمن جہاز جس پر مسٹر سیسل روڈز سوار ہے ابتک نہر سویز میں رکا پڑا ہوا ہے +

اس باعث رستہ بند ہے اور ۲۶ آگبوٹ رکے ہوئے ہیں کہ رستہ کھلے اور گذریں +

شروع جنوری سے ابتک ساڑھے ۱۰ لاکھ پونڈ چاء سیلون سے آسٹریلیا کو بھیجی گئی +

۱۹۔ فروری کے اجلاس پارلیمنٹ میں ملکہ قیصرہ کی تقریر بعد بحث کے پاس کی گئی +

فیصلہ معاملہ وینزویلا کے لئے کہتے ہیں کہ چار ممبروں کی ایک مشترکہ کمیشن قایم کی جاویگی +

۲۔ ممبر امریکن ہوں گے دو برٹش ان کا فیصلہ دونوں کے نزدیک ناطق تسلیم ہوگا +

اگر ان میں اتفاق نہ ہوگا تو جمہور سوئزرلینڈ کے پریسیڈنٹ صاحب ایک آزاد ممبر مقرر کریں گے +

اس کا فیصلہ بہرحال ناطق ہوگا اور کہتے ہیں کہ یہ انتظام منظور کر لیا ہے +

ڈاکٹر جیمسن کے افسران جو برٹش فوج میں ملازم تھے ان پر مقدمہ بذریعہ کورٹ مارشل ہوگا +

سلطان المعظم نے بینک عثمانیہ کے ساتھ پانچ کروڑ روپیہ کے قرضہ کا بندوبست کیا ہے +

ایم کیمبن فرنچ سفیر دربار قسطنطنیہ میں بطور سیر کے مصر کو روانہ ہوئے ہیں +



مضامین مفید المبتدین

سوالات واسطے ماہ مارچ ۱۸۹۶ء

سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں نمبر ۵ جلد ۲۶ مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۹۶ء

۱۔ مسیح نے فرمایا ہے۔ کہ "میرا باپ مجھ سے بڑا ہے" یوحنا ۱۴: ۲۸۔ کیا اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ باپ اور بیٹا اور روح القدس تینوں قدرت و جلال میں یکساں نہیں ہیں۔ پھر آپ لوگ اُس سے کیا سمجھتے ہیں؟

۲۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنے ہی مذہب میں اچھے کام کریں اور مذہب عیسوی قبول نہ کریں تو بھی ہم لوگ بہشت پا سکتے ہیں آپ سوائے پاک کلام کے ثبوت دئے بغیر کس طرح اُن پر یہہ بات ظاہر کر دیں گے کہ بغیر مذہب عیسوی قبول کئے تمہاری نجات اور بہشت پانا ناممکن ہے؟

۳۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول کیا فرماتا ہے کہ اپنے دل سے کس طرح گفتگو کرنا لازم ہے؟

۴۔ ہم سب مسیحی اِس بات کو مانتے ہیں کہ ہمارا منجی تیسرے دن پھر جی اُٹھا مگر مسیح پورے دن قبر میں نہیں رہا تو آپ اپنے یقین کا کیا ثبوت رکھتے ہیں؟

۵۔ اُس وقت سے کئی دگنے، برس تک ابراہام منتظر رہا جبکہ خدا نے پہلے اُس سے کہا کہ "میں تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ اُس وقت تک جبکہ اضحاق پیدا ہوا؟

۶۔ کسی ایسے ملک یا مقام کا نام بتلاؤ جس کی بنیاد قریب ۴۸۰ برس پیشتر سن مسیح کے ڈالی گئی اور اگر اُس کے نام کے تینوں حروف کو اُلٹ کر لکھیں تو ایک عمدہ پرند کا نام بن جاوے؟

۷۔ آیا مسیح آسمان پر خدا ہو کے چڑھا یا انسان ہو کر آپ کیا خیال کرتے ہیں؟

۸۔ کیا آپ کو کسی ایسی ماں کا ذکر بائبل میں لکھا ہوا معلوم ہے جس نے اپنے بیٹے کو بد صلاحیں دیں +

۹۔ نئے عہدنامہ میں ایک لفظ آیا ہے جس کے معنے "کھل جاؤ" یہہ کس زبان کا لفظ ہے اور کیا ہے اور کس نے اور کس موقع پر اُس کو استعمال کیا؟

۱۰۔ کس شخص کے سب سے بڑے دشمن کا بیٹا اُس کا بڑا دوست تھا اور کیوں؟

الراقم

پرتاپ سنگہ علیم۔ میڈیکل اسکول۔ آگرہ

ایک بچہ کی ہمدردی

ایک چھہ برس کے لڑکے نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ یہہ بندوق آج کیوں لائے ہیں باپ نے جواب دیا ایک صاحب نے شکار کے لئے مانگی ہے اُن کو کل دیدوں گا لڑکے نے پوچھا کہ شکار کس طرح کرتے ہیں اور جب اُس سے کل کیفیت بیان کی گئی تو بولا کہ کیوں یہہ لوگ بیچارہ جانوروں کی جان بیفائدہ لیتے ہیں یہہ تو گناہ کی بات ہے کیا خدا اس کا بدلہ اُن لوگوں سے نہ لیگا۔ جب یہہ کہا گیا کہ خدا نے ان چیزوں کو انسان کے آرام کے لئے بنایا تو وہ بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ ہم جب بڑے ہوں گے تو ہرگز ایسا شکار نہ کریں گے +

بقیہ

صبر گرسلڈز

یہہ شخص اس معصوم لڑکی کو حاکم والڑکی خدمت میں لے گیا جس نے خفیہ طور پر اس کو شہزادی پانک کے ہاں بھیج دیا۔ بمعہ ہدایات کے اسکو اپنا بچہ سمجھکر خوب طرح سے پرورش کیجئے اور تعلیم و تربیت بلحاظ علوم و فنون عامہ اعلیٰ طور پر دیجئے +

بعد ازاں حاکم گرسلڈز صاحبہ پر زیادہ تر اور خاص طور پر نگراں ہوئے کہ شاید نشست و برخاست سے بوجہ رنج و الم مہاجرت لخت جگر مایہ غم آئے اور دماغ مبارک کو گندلا کر جائے جو موجب فسخ رشتۂ محبت ٹھہرے

دل معاخلاف اقتضائے انسانی نظر آیا۔ غم و اندوہ رنج و ملال کا نام تو کیا نشان نہ پایا۔ لیکن ماسوا اس کے وہ پری پیکر فرشتہ خصال بیگمے جلال ہر امر میں زیادہ بشاش طبع اور مزید صابر ثابت ہوئی و بوجہہ غایت خاکساری قرب حقیقی ہمیشہ اُس کو راضی برضا پایا +

بعد عرصۂ چہار سال بفضل عمیم خداوند کریم گود مراد گرسلڈز فرزند نرینہ و معدن قرینہ سے معمور ہوئی کہ جس کے ... سے انوار نجابت روشن و ناصیہ اقبال سے لمعہ فرحت تاباں شعاع سعادت مرصعفت حال درخشاں۔ حسن میں کامل صادق دل۔ چاند نہیں تو چاند کا ٹکڑا ہی سہی۔ آواز دلکشا صورت مطبوع۔ ہیئت زیبا۔ اہل نظارہ کو گرویدہ کرتا تھا والدین کو عزیز جان کیوں نہو اور چونکہ وسعید تھا اہل ملک نے بڑی خوشی اور شادمانی کے اظہار کئے۔ مگر لیجئے اب پھر اور گل کھلا پھر حاکم صاحب کے دماغ معلی میں کیڑے بیدار ہونے لگے۔ تیر ...ور کے چرنا چنے لگے۔ خودسری کا بھوت سینہ پر سوار ہو گیا اور وہ ہی قدیم خیال پھر سر میں دوش ...

شعر و سخن

غزل

اُلفت میری اب تجھ سے گھٹا کون سکے گا
جز تیرے میرا ناز اُٹھا کون سکے گا ؛ ؛

مجرم ہوں خطاؤں میں چھوڑا کون سکیگا ؛
یہہ بار گناہ اپنا اُٹھا کون سکے گا ؛

عیسیٰ کی طرح بر میں بٹھا کون سکے گا ؛
جز عیسیٰ میرا بار اُٹھا کون سکے گا ؛

خالق کی حضوری میں بجز فضل مسیحا
ہم بیکسوں کا حال سنا کون سکیگا

کس کس پہ حال زار میں اپنا عیاں کروں ؛
منظور اپنی عرض کرا کون سکے گا ؛

دن رات گمن رہتا ہوں بس تیرے عشق میں
عاشق ہوں تیرے تجھ سے چھوڑا کون سکیگا

تا عمر زمانے میں کہوا نے قدم کو ؛
کوچے سے مسیحا کے ہٹا کون سکے گا

تیرے ہی وصل پاک کی ہے دل میں تشنگی
تجھ بن یہہ میری پیاس بجھا کون سکیگا

کس شخص پہ میں دل کی تمنا عیاں کروں
عیسیٰ سا ہمیں یار ملا کون سکے گا ؛

ہے فضل سے تیرے ہی میرا نام مسیحی
یہہ نام بھلا میرا مٹا کون سکے گا ؛

طائرؔ فدا ہے تیرے مقدس کلام پر
وہ شیریں سخن اُس سے بھلا کون سکیگا ؛

مسیحیوں کے لئے مفید اطلاع

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھہ جو مباحثہ امرتسر میں ہوا وہ سب پر روشن ہے عیسائیوں کی طرف سے اُنہیں سخت ذک پہنچ چکی ہے۔ اور سب لوگ اُس سے عموماً سخت نفرت کرتے ہیں اُن کی دُکان داری ٹھنڈھی پڑ چکی ہے۔ اور اب ایسی کوئی بات نہ رہی جس کے لئے کوئی عاقل اُن کی طرف توجہہ کرے لیکن مرزا صاحب نے شرم و حیا کو استعفا دیکر اور ڈھب اختیار کیا۔ وہ یہہ ہے کہ کس طرح وہ چاہتے ہیں کہ کوئی اور مباحثہ کی صورت نکلے جس سے پچھلا داغ (جس کا چھٹنا محال بلکہ غیر ممکن ہے) کچھہ دھل جائے اور لوگوں کی توجہہ اپنی جانب کریں۔ لہذا ان دنوں میں بہت بک رہے ہیں۔ اور اپنی جبلی عادت کے بموجب بیہودہ گوئی اور کفر و ناپاکی سے باز نہیں آتے سو مسیحیوں کو چاہئے۔ کہ ہوشیار رہیں۔ ایسے شخص سے جو کہ ہر طرح عیسائیوں کے مقابلے میں ذلت اُٹھا چکا ہے آئندہ کچھہ واسطہ نہ رکھیں۔ اور اپنا قیمتی وقت مفت میں ضایع نہ کریں۔ مگر خداوند کی اُس ہدایت کو عمل میں لاویں۔ جو کہ انجیل معرفت متی کے ساتویں باب کی چھٹی آیت میں مندرج ہے۔ اُمید ہے کہ سب مسیحی ایسا ہی کریں گے اور اگر صبر نہ کر سکیں۔ تو چاہئے کہ اُن سے یہہ سوال کریں۔ کہ وہ بموجب اُس شرط کے جو ۱۸۹۳ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ پیش کی گئی تھی۔ پہلے مسلمان تو کر دیں۔ یہی ایک بات باقی ہے۔ اگر نہ کر سکو تو یہی دریافت کرو۔ اور بس ؛

راقم

ڈاکٹر مارٹین کلارک صاحب
میڈیکل مشنری امرتسر

مذاق

ایک وکیل صاحب اپنی گاڑی میں ہوا خوری کے لئے جا رہے تھے راستہ میں ایک کوچوان کو چند گھوڑے لئے جاتے دیکھا جو نہایت درجہ فربہ تھے۔ خصوصاً ایک گھوڑا جو سب سے آگے تھا کل گھوڑوں سے موٹا تھا۔ وکیل صاحب نے اپنی گاڑی روک لی اور کوچوان کو قریب بلاکر دریافت کیا۔

وکیل۔ ایک سوال کا جواب دیتے جاؤ۔ یہہ کیا سبب ہے کہ تمہارا سب سے آگے کا گھوڑا اس قدر موٹا اور طاقتور ہے کہ خاصا برسائی گدھا معلوم ہوتا ہے اور باقی سب دُبلے اور کمزور ہیں ؛

کوچوان۔ بشرے سے تاڑ گیا کہ یہہ کوئی وکیل ہے اس نے نہایت اطمینان سے جواب دیا۔ حضور سبب یہہ ہے کہ میرا آگے والا گھوڑا وکیل ہے اور باقی سب موکل ہیں ؛

تصحیح

مضمون بعنوان "مسیحی" مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۸۹۶ء

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۷	۲	۵	پیراگراف	نہونا چاہیے
"	"	۷	ایسی	اس
۸	۲	۱۰	ہنسی	ہستی
۹	۱	۹	پنشن	بخشش
۶	۱	۱۲	تین چار	تیس یا پینتیس

راقم

طالب الدین

لودیانہ

تعداد پیدائش		تعداد اموات	
مسلمان	۳۲	مسلمان	۱۰
ہندو	۴۴	ہندو	۸

پادری یو۔ ایس۔ جی۔ جونس صاحب میجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وایلی کے اہتمام سے چھپا ؛